ہو گا۔ لیکن اگر والدین مسلمان ہیں اخلاق حمیدہ سے متصف ہیں تو یقیناً یہ بچہ بھی معاشرہ کا بہترین پھول ہو گا۔ بچوں کو اچھے آداب سکھانا بہترین عمل ہے۔ فرمایا "مانحل والد والدا من نحل افضل من ادب حسن" کسی باپ نے اپنے بیٹے کو عمدہ اور بہترین ادب سے زیادہ اچھا ہدیہ نہیں دیا۔

ابن حبان حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ بچے کا ساتویں دن عقیقہ کیا جائے گا' اس کا نام رکھا جائے گا' اس کے بال اتارے جائیں گے اور پھر جب چھ سال کا ہو جائے تو اس کی تربیت کی جائے اور جب نو سال کو پہنچے تو بستر الگ کردیا جائے اور جب تیرہ سال کا ہو جائے تو نماز روزے کے لئے سزا دی جائے اور سولہ سال کی عمر میں والد اس کی شادی کرے اور پھر اس کا ہاتھ پکڑ کر کہے کہ میں نے تمہیں تعلیم دی ادب سکھایا اور تمہارا نکاح کردیا۔ میں اللہ کے ذریعہ سے دنیا میں تمہارے فتنہ و آزمائش سے اور آخرت میں عذاب سے پناہ مانگتا ہوں۔

اس حدیث سے یہ بات بالکل عیاں ہوجاتی ہے کہ بچوں کی تربیت کی تمام تر ذمہ داری والدین پر ہے اس میں کوتاہی یقیناً قابل مواخذہ ہے لہذا انہیں اپنا یہ فرض پوری دیانت داری اور امانت داری سے ادا کرنا چاہئے۔ بچوں کی تعلیم و تربیت پر مکمل توجہ دیں' صحت مند کھیلوں میں مصروف رکھیں' کوشش کریں کہ بچوں کو مشغول رکھا جائے' فارغ اوقات میں عمدہ کتابیں پڑھنے کا شوق پیدا کریں' گھر کا ماحول اسلامی تعلیمات کی روشنی میں مہیا کریں۔ یقیناً معاشرہ ایک ایک فرد سے مل کر تشکیل پاتا ہے اگر سب والدین اپنے بچوں کی مکمل اور صحیح خطوط پر تربیت کریں تو کوئی وجہ نہیں کہ چند سالوں تک ایک بہترین مثالی اور پاکیزہ معاشرہ وجود میں نہ آئے معاشرے میں موجودہ اخلاقی انحطاط اور گراوٹ والدین کی غفلت اور لاپرواہی کا ہی نتیجہ ہے یہ بگڑے ہوئے نوجوان آخر کسی کی اولاد ہی تو ہیں اگر ہم سب اپنی ذمہ داری کو قبول کریں اور اصلاح احوال کی کوشش کریں تو چند سالوں میں ایک انقلاب آسکتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے۔ آمین

# ایک ہاتھ دے ایک ہاتھ لے

انتخاب از الوابل الصیب

ترجمہ: مولانا محمد ادریس سلفی

**قل یا عبادی الذین آمنوا اتقوا ربکم للذین احسنوا فی هذه الدنیا حسنة وارض الله واسعة انما یوفی الصابرون اجرهم بغیر حساب** (الزمر۱۰)

آپ کہہ دیجئے اے ایمان لانے والے میرے بندو ڈرو اپنے رب سے جنہوں نے نیکی کی اس دنیا میں ان کو بھلائی ہے اور زمین اللہ تعالیٰ کی کشادہ ہے صبر کرنے والوں کو ہی ملتا ہے ان کا اجر ان گنت۔

یعنی جس نے دنیا میں نیکی کی اس کے لئے آخرت میں اچھائی ہے یا یہ کہ جس نے نیکی کی اس کو آخرت سے پہلے اس دنیا میں بھلائی ملے گی۔ یہ آیت ان آیات میں سے ایک ہے جن میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے کہ وہ نیکی کرنے والوں کو نیکی کا بدلہ دنیا اور آخرت دونوں میں عطا فرماتے ہیں چنانچہ نیکی واحسان کی ایک جزاء اسی زندگی میں بلاشبہ مل جاتی ہے جیسا کہ برائی کی بھی ایک جزاء اسی زندگی میں بہت جلد مل جاتی ہے۔ نیکی کرنے والا شخص اگر صرف سینہ ودل کی کشادگی اور اپنے مالک کی اطاعت میں احساس لذت اور روح کی خوشی ہی سے بہرہ ور ہو جائے تو بھی یہ ایک عام نیک دل بادشاہ۔ کے اپنے قریبی ساتھیوں کے ساتھ حسن سلوک سے زیادہ راحت کا باعث بن جاتا ہے۔ ایسے ہی گنہگار جو دل کی تنگی سختی، تاریکی، غمگینی پراگندگی اور احساس جرم کا بوجھ اٹھائے پھرتا ہے۔ دل کی یہ کیفیت کم سے کم حس رکھنے والے میں بھی جس میں زندگی کا احساس ہے بلاشک پائی جاتی ہے۔ یہی تو دنیاوی جہنم اور اس زندگانی کی سزائیں ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ اس کی جانب رجوع اس کی تقسیم پر رضامندی، اس کی محبت سے قلب وجگر کا پر رہنا، زبان کا اسکے ذکر سے تر رہنا اس کی معرفت سے حاصل فرحت وسرور ہی تو ثواب معجل ہے اور ایسی راحت ہے جس

سے دنیاوی بادشاہت کو نسبت تک حاصل نہیں۔ امام ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے استاذ مکرم شیخ الاسلام ابن تیمہ رحمہ اللہ کو فرماتے سنا۔ دنیا میں ایک ایسی جنت ہے جو اس میں داخل نہ ہوا آخرت کی جنت سے بھی محروم رہے گا۔ ایک مرتبہ آپ نے فرمایا میرے دشمن میرا کیا بگاڑ سکتے ہیں میں تو خود اپنی جنت میں ہوں میرا سینہ میرا باغ وباغیچہ ہے میں جس جگہ بھی جاؤں وہ میرا ساتھ نہیں چھوڑتے مجھے قید کرنا میری خلوت کا باعث اور مجھے قتل کرنا میری شہادت ہے اور ملک بدر کرنا میری سیرو سیاحت ہے قلعہ کی جیل میں بند فرمایا کرتے تھے اگر میں یہ قلعہ بھر کر بھی سونا قید کرنے والوں کو بدلہ میں دوں تو بھی میرا خیال ہے کہ جو احسان انہوں نے مجھے یہاں قید کرکے مجھ پر کردیا ہے اس کا بدلہ وشکرانہ ادا کرسکوں، جس خیرو برکت کا باعث یہ جیل میرے لئے بنی ہے اس کا تو میں ان کو بدلہ ہی نہیں دے سکتا۔ ایک مرتبہ فرمانے لگے مقید تو وہ شخص ہوتا ہے جس کا دل اپنے رب تعالیٰ سے محبوس و بند ہو، اور گھیرے میں وہ ہوتا ہے جو اپنی خواہشات کے گھیرے میں آجائے جب آپ کو قلعہ میں بند کرنے کے لئے لے جایا گیا۔ آپ نے اس کی اندرنی حالت پر نگاہ ڈالتے ہی یہ آیت تلاوت فرمائی۔ "فضرب بینھم بسورلہ باب باطنہ فیہ الرحمۃ وظاھرہ من قبلہ العذاب" (الحدید ۱۳)

ترجمہ= پھر کھڑی کردی ان کے درمیان ایک دیوار جس کا ایک دروازہ ہے اس کے اندر رحمت ہے اور باہر کی طرف عذاب

امام ابن القیم رحمہ اللہ مزید فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کی قسم میں نے ان سے زیادہ مسرور الحال کسی کو نہیں دیکھا باوجودیکہ آپ کی گزران ومعیشت نہایت تنگ تھی تونگری اور نازو نعمت کا دور دور نشان تک نہ تھا بلکہ اکثر جیل اور خوف وہراس کا سامنا رہتا تھا لیکن اس کے باوجود سارے جہاں سے زیادہ شادماں پرسکون دل اور چہرہ پر انعامات خداوندی کی جھلک نمایاں تھی ہمیں جب انتہائی خوف ووحشت اور بدگمانی اور ناامیدی لاحق ہوتی ہے ہم آپ کے پاس حاضر ہوتے آپ پر نظر پڑتے ہی اور بااعتماد کلام سنتے ہی پہلی کیفیت رفو چکر ہوجاتی۔ اور جسم وجان میں اطمینان وسکون کی لہر دوڑ جاتی۔